بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 4 اپریل 2006 بمطابق 5 ربیع الاوّل 1427 ہجری بروز منگل بوقت صبح دس بجکر پچاس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ عبدالمالک

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم ط

وَالۡعَصۡرِO اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍO اِلَّاالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡاوَ عَمِلُواالصّٰلِحٰتِ

وَ تَوَاصَوۡابِالۡحَقِّ ہ وَتَوَاصَوۡابِالصَّبۡرِO

(سورۃالعصر آیت نمبر ۱ تا۳)

ترجمہ: زمانے کی قسم، انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

جناب اسپیکر: پانچ منٹ کے لئے کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔ (کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب اسپیکر صاحب! اگر آپ کچھ دیر کے لئے اجلاس ملتوی کریں تب تک کورم پورا ہو۔

جناب اسپیکر: اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دس بجکر پچپن منٹ پر اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گیا)

(اجلاس کی دوبارہ کارروائی گیارہ بجکر دس منٹ پر جناب اسپیکر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سب سے پہلے ایم این اے مولانا نور محمد صاحب ہمارے اجلاس کی کارروائی دیکھنے بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ (ڈیسک بجائے گئے) جمالی صاحب شاہ صاحب ہیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور):</u> یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے جی اگر مجھے اجازت دیدیں سب سے پہلے، جناب! آج ایک بیان آیا ہے یہ آج کے انتخاب اخبار میں ثناء بلوچ صاحب کا جس پر ہمارے reservations ہیں'' سازش کے تحت بلوچستان کے زمینداروں کا معاشی قتل کیا جارہا ہے حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے خود ٹاورز اڑا کر عوام اور زمینداروں کو بجلی سے محروم رکھ رہی ہے'' ابھی اس پر میں یہ گزارش کرونگا کہ ثناء بلوچ صاحب ایک بہت بڑے ذمہ دار سیاستدان ہیں اور ہماری موجودہ گورنمنٹ کو اس طریقے سے defame کرنے کا ان کو حق نہیں ہے اور جو الزامات اس نے لگائے ہیں یہ ایک مفروضے پر ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں اور اسکی روک تھام کے لئے ،اب پچھلے دنوں اتنے قیمتی ٹاورز اڑائے گئے ہیں اس دن ہم نے تخمینہ لگایا کہ واپڈا کو نوے کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے اس پر آپ کے بلوچستان کے بیس اضلاع میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہورہی ہے یا کئی جگھوں پر کئی دنوں سے نہیں ہورہی ہے میں صرف اپنے مہربانوں سے یہ درخواست کرونگا کہ ایک تو غلط بیانی نہ کریں اور دوسرا ہمیں اس دہشت گردی کے خلاف ہمارا ہاتھ بٹائیں کہ یہ اس وقت خاص کر قلات ،خضدار اور آپ کے ناردرن ایریاز جہاں پر ٹیوب ویلوں سے پانی مہیا ہوتا ہے اگر بجلی نہیں ہوگی تو کہاں سے ان کی فصل ہوگی اور ڈیلی جناب اسپیکر! آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس دن پشین والوں نے ہڑتال کی آج جناب! قلات سائیڈ پر ہڑتال ہے اور کل کچلاک میں ہوگی تو میں ان سے درخواست کرونگا کہ ایسے بیانوں سے گریز کریں بلکہ ہماری مدد کریں اور میں ان سے مدد چاہتا ہوں اب گورنمنٹ کو یہ الزام دینا کہ گورنمنٹ خود ٹاورز اڑا رہی ہے یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے ہم کیوں اپنا نقصان کرینگے تو میری یہ التماس ہے ان بھائیوں سے کہ اگر یہ صحیح یا حقیقت پر ہو تو کوئی ثبوت یہاں پر پیش کریں ہم اس کے پابند ہونگے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جی۔

<u>عبدالمجید خان اچکزئی:</u> جیسے کہ جمالی صاحب نے کہا کہ غیر ذمہ دارانہ بیان دیا ہے ہمارے ثناء بلوچ صاحب نے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب گورنمنٹ اپنی تنصیبات کا تحفظ نہیں کرسکتی تو اس نے آپریشن شروع کیوں کروایا اور یہ ہم بیس سال سے ایک درخت کو پھل تک پہنچاتے ہیں بیس سال میں ہمیں اسپرے کے

لئے پانی کی ضرورت ہے انہوں نے بجلی بند کردی ہے exactly اس لئے کہ پشتون بلوچ لڑیگا ہم نہیں کہتے ہیں یہ گورنمنٹ کی responsibility ہے اور گورنمنٹ ذمہ دار ہے اس میں۔

جناب اسپیکر: ok خان صاحب ایک بات کریں سب کو باری دونگا جی گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب اسپیکر! وہاں پر بارودی سرنگیں بچھائی گئی تھیں اور کیسکو کے افراد وہ ٹھیک کرنے گئے تھے ان کی کئی جانیں ضائع ہوگئیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ خود ہی اپنے ٹاورز اڑائیں اور خود ہی ان کو ٹھیک کرنے جائیں اور وہ خود ہی اپنے آپ کو اڑائیں اس سلسلے میں آج بھی مجھے زمینداروں کا ٹیلی فون آیا تھا کہ لکپاس بھی بند ہے اسی سلسلے میں اور ہمارے کولپور بھی بند ہے جناب اسپیکر یہ ہمارے بلوچستان کا چاہے وہ بلوچ ہو پشتون ہو ایک مشترکہ مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! جیسے ہمارے مجید اچکزئی صاحب کہہ رہے ہیں ہمارے سارے زمیندار تباہ ہوگئے ہیں لوڈ شیڈنگ ہے چھ دن سے بجلی غائب ہے اور میں گزشتہ دنوں وہاں پر گیا تھا چھ دن سے ایک بوند بھی پانی کا وہاں پر نہیں ہے حتیٰ کہ میں کولپور شہر کے لیے کوئٹہ سے پانچ چھ پانی کے ٹینکر بھجوادیئے ہیں میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو ٹاورز ہیں چاہے جو بھی ہو جو اس کو اڑا رہا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں یہ ہمارے سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: دونوں کو میں بات کرنے کا موقع دونگا لیکن پہلے لانگو صاحب۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! چونکہ یہ بیان میری پارٹی کی ایک سینئر ہیں اس کی طرف سے آیا ہے جناب اسپیکر! اس بیان کو پہلے ہم ایک سائیڈ پر رکھتے ہیں ذرا ہم گزشتہ جو ایک دو سال سے واقعات ہورہے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: لانگو صاحب آپ اس بیان کے حوالے سے بات کریں۔

اختر حسین لانگو: ٹھیک ہے جناب اسپیکر! یہ بات جو ہم نے کی ہے کہ گورنمنٹ کی یہ اپنی سازش ہے میں اس کی بریف بتادونگا کہ ہم یہ بات کیوں کررہے ہیں۔ جناب اسپیکر! پچھلے دنوں نوشکی میں ایک بیکری میں بم دھماکہ ہوا وہاں کے ناظم اور علاقے کے لوگوں نے زبردستی جا کے اس بندے کے گھر کی تلاشی لی پولیس کو ساتھ لیکر۔ اس بندے کا تعلق بھی ان اداروں کے ساتھ تھا اور اس بندے کے گھر سے مزید بم کیسے

برآمد ہوئے خضدار میں جا کر خان روڈ پر جو دھماکہ ہوا تھا ہمارے ایم این اے رؤف مینگل صاحب اور وہاں کے ڈاکٹر اس چیز کے گواہ ہیں کہ جو بندہ سائیکل کے ساتھ بم رکھ رہا تھا وہ خود بھی اس دھماکہ میں اڑ گیا تھا اس بندے کی جیب سے کن اداروں کے کارڈز نکلے تھے جناب اسپیکر! ہمارا یہ خدشہ ہے بلکہ ہم یہ دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں ہمارے اور ہمارے حقوق کی جو جدوجہد چل رہی ہے ہماری تحریک کو غیر مقبول بنانے کے لیے سرکاری ادارے خود یہ وارداتیں کررہے ہیں تاکہ زمیندار طبقہ جو صوبے کا جس کی اکثریت ہماری بجلی سے زمینداری کرتے ہیں وہ ہماری تحریک سے متنفر ہو جائیں اور ہماری تحریک کو غیر مقبول کرنے کی کوشش کی جائے جناب اسپیکر! پچھلے دنوں آپ نے خود دیکھا کہ آج جن زمینداروں کی عبدالرحمٰن جمالی صاحب بات کررہے ہیں انہی زمینداروں پر کسٹم پر کس بیدردی سے فائرنگ کی گئی کس بے دردی سے زمینداروں کو قتل کر دیا گیا جس میں ہمارے ایم این اے اور ہمارے سینیٹر ثناء بلوچ صاحب اس دن اس جلوس میں شریک تھے جن کے آج بیان کے خلاف عبدالرحمٰن جمالی صاحب نے اس اسمبلی میں بولا ہے وہ خود اس جلوس میں شریک تھے اور اس کی قیادت میں جلوس آرہے تھے جس پر فائرنگ کی گئی انہی زمینداروں کا کس طرح قتل عام کیا گیا۔

جناب اسپیکر: okلانگو صاحب جی سردار اعظم۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! جو اسٹیٹمنٹ ثناء بلوچ کی جانب سے آیا ہے یقیناً ذمہ دار بندے کی طرف سے ہے میں پارلیمانی منسٹر سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ آپ غیر ذمہ درانہ بیان دے رہے ہیں آپ یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ واقعی جو آپ بیان دے رہے ہیں وہ صحیح ہے۔

جناب اسپیکر: جی آپ آپس میں بات نہ کریں مجید خان تشریف رکھیں گیلو صاحب تشریف رکھیں۔ سردار صاحب آپ غیر ذمہ دارانہ بیان نہ دیں آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! میں اس پر بولوں گا۔ لوگوں میں نفرت پیدا کرنے کے لئے یہ کررہے ہیں اور یہ دھندا ہو رہا ہے چھ مہینے پہلے۔۔۔۔۔

رحمت علی بلوچ: جناب! افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جو ایک ذمہ دار سینیٹر ہیں عوام کے نمائندے ہیں اس کے statement کو پڑھ کر ہمارے پارلیمانی امور کے منسٹر صاحب یہاں غیر ذمہ دارانہ بیان دے

رہے ہیں آیا میں پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو ٹی وی پر یا میڈیا پر الزام لگاتے ہیں کہ سات کروڑ کے اسلحہ خریدے گئے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی پشت پناہی میں کون اسلحہ لا رہا ہے۔ کیونکہ آج امن وامان کی صورتحال اس طرح بگڑ گئی ہے میں آپ کو اس ذمہ دار فلور پر یقین دہانی کراتا ہوں کہ کوئی بھی سیاسی لیڈر کوئی سیاسی پارٹی جو بھی حقوق کی بات کر رہے ہیں وہ عوام کو نقصان پہنچانے کی بات نہیں کر رہے ہیں اپنے حقوق کی بات اپنے وسائل کی بات کر رہے ہیں ہم پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے ادارے یہ کر رہے ہیں امن وامان کی صورتحال کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں دن دہاڑے لوگوں کو اغوا کیا جاتا ہے ان لوگوں کو تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ok مہربانی رحمت علی صاحب۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب! پہلے ہمیں اجلاس کی کارروائی کا ایجنڈا دو دن پہلے مل جاتا تھا آج نہیں ملا ہے۔ٹیبل پر نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: مجید خان مجھے بتایا گیا ہے کہ جناح روڈ پر جو پشتونخواہ کا دفتر ہے وہاں پہنچا دیا گیا ہے اور یہ چیک کریں گے۔ٹھیک ہے ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

جناب اسپیکر: آج منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں ہم اس کا نوٹس لیں گے اور جنھوں نے سوال کیا ہے وہ بھی موجود نہیں ہے تو یہ سارے سوال مؤخر کرتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! آج جو کارروائی ہے منسٹر فنانس حاضر نہیں ہوتے ہیں اور دوسری جو بات ہے ان کے جوابات نہیں دیتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ منسٹر فنانس منسٹر سی اینڈ ڈبلیو یہ جس طرح اپنے محکموں کو گڑ بڑ کے تحت چلاتے ہیں ان کا یہ مدعا ہے کہ ایوان کو اسی طرح چلائے یہ بھی آپ پر depend ہے کیا آپ ان لوگوں سے اسمبلی ایوان کو کیسے محفوظ کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب آپ چونکہ نہ منسٹر صاحب ہیں نہ question کرنے والے ہیں میں ایکشن نہیں لے سکوں گا Question No 864 ,1146, 1258, 1259, 1260, 976, 977, 1026, 1221, 1333, 1229,1081,1139,1195,1266, 1273 یہ تمام سوالات مورخہ 10/اپریل 2006 کے اجلاس کے لیے مؤخر کئے جاتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! میرے question کا جواب نہیں ہے آپ منسٹر کو پابند کریں کہ وہ جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جناب! مورخہ یکم اپریل کی جناب شفیق احمد خان کے سوال نمبر 1095 ضمنی سوال کی بابت وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی وضاحت فرمائیں گے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر صاحب! شفیق احمد خان صاحب خود موجود نہیں ہیں آپ کہیں تو میں ان کو پیش کر دیتا ہوں ضمنی سوال نمبر 1095 منجانب شفیق احمد خان سوال یہ تھا کہ cabinet نے جب کہ کنٹریکٹ ملازمت پر پابندی لگائی ہے لیکن اس کے باوجود یہ ملازمتیں کیوں عمل میں لائی گئی ہیں یہ جزو (الف) ہے اور (ب) یہ ہے کہ اگر کسی کو توسیعی ملازمت دی گئی ہے تو اس OSD کو کیوں رکھا گیا ہے کسی اسامی پر لگائیں جبکہ کرنل بشیر احمد کو لیڈا میں 6 سال سے کیوں رکھا ہے جناب! جواب میں پیش کر دیتا ہوں اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ cabinet نے ملازمت پر پابندی عائد نہیں کی ہے تاہم اس کی حوصلہ شکنی کی ہدایت کی ہے اور مزید یہ کہ کنٹریکٹ ملازمت درج ذیل شرائط پر کی جاسکتی ہے اگر ریٹائرڈ آفیسر کی جگہ کوئی دوسرا آفیسر مخصوص مہارت اور تجربہ نہ رکھتا ہو اگر افسر انتہائی قابل ہو اور اپنے پیشے میں خاص مہارت رکھتا ہو اگر کنٹریکٹ ملازمت ریگولر آفیسر ز کی پروموشن کے لیے رکاوٹ نہ بنتی ہو کنٹریکٹ ملازم محض گورنمنٹ کے مقصد کو پورا کرتا نہیں ہو کہ اس کے ذاتی فائدے میں ہو (ب) میں میں یہ عرض کرونگا مسٹر عزیز اللہ غلزئی جنہیں کنٹریکٹ پر ایک سال کے لیے تعینات کیا گیا ہے اس وقت وہ OSD ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی مدت ملازمت اختتام کے قریب تھی لہٰذا انہیں انتظامی ضرورت کے تحت ایس اینڈ جی اے ڈی میں OSD کر دیا گیا تاہم اب جبکہ ان کی مدت ملازمت میں توسیع کر دی گئی ہے تو ان کی تعیناتی جلد ہی عمل میں آئیگی۔ کرنل بشیر احمد کو 6 سال سے لیڈا ایم ڈی کی پوسٹ پر رکھنے کی وجہ ان کی پوسٹ کے لیے موزوں ہونا ہے اس کے علاوہ یہ اضافہ کیا جاتا ہے کہ سردار محمد اور امیر کمال خان کی کنٹریکٹ میں اضافہ نہیں کیا گیا لہٰذا اس وقت وہ ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی سردار اعظم!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: اجازت ہے جناب اسپیکر صاحب! کابینہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا باقاعدہ اخبار میں آیا ہے اور جنگ اخبار کا تراشہ ہمارے ساتھ ہے اور جنگ اخبار میں ہم نے پڑھا ہے کہ کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لیے کسی کی مدت ملازمت میں توسیع نہیں کی جائے گی یا اخبار والے کو آپ پکڑیں کہ آپ کیوں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں کابینہ کیا کرتی ہے اور آپ اخبار میں کیا دیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ عزیز اللہ غلزئی یہ DCO موسیٰ خیل رہا ہے ضلع موسیٰ خیل میں اس کو پشتونخواہ کی بلدیاتی الیکشن میں جیتی ہوئی سیٹ کو ناکامی میں بدلنے کی وجہ سے extension دیا گیا ہے یہ اسکا کارنامہ ہے ہماری کامیابی کو ناکامی میں تبدیل کر کے وہاں پر مسلم لیگ کے بندے کو کامیاب کرا لیا یہ اس کی قابلیت ہے اور یہ سودا بازی پہلے سے ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کی مدت ملازمت میں توسیع کی گئی ہے جناب اسپیکر صاحب! کابینہ کی مینٹس نکالے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں جی مجید خان۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر صاحب! میں آنر ایبل ممبر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر extension آپ لوگ کرتے ہیں سرکاری ملازمین کی جن کی واقعی ہمارے صوبے میں ضرورت ہے ایسے لوگ ہیں واقعی جن کی خدمات ریٹائرمنٹ کے بعد چاہیے مگر ایسے لوگوں کو ہم جانتے ہیں یہ آپ کی لسٹ میں 22,23 لوگ ہیں صوبے کے کرپٹ ترین لوگ ہیں اور آپ نے جن لوگوں کو extension نہیں دیا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں already ریٹائرمنٹ تھا آپ نے extend کیا جناب اسپیکر صاحب! وہ یہ بھی بتائے کیونکہ پارلیمانی امور کے وزیر بھی ہیں اس میں کیا پتہ ہے کہ جس بندے کو آپ extend کرتے ہیں اس کی منظوری کابینہ سے لینے پڑتی ہے یا نہیں؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): دیکھیں جی جس کی بھی extension ہوتی ہے وہ کابینہ سے منظوری لینی پڑتی ہے اور یہ جو بھی تجاویز آتی ہیں کابینہ بیٹھ کر اس پر غور کرتی ہے اور اس کے بعد اس کی منظوری دیتی ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جمالی صاحب! یہ جتنے بندے ہیں جن کو آپ نے extend کیا ہے یہ سب

کابینہ کی منظوری سے ہوا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جی بالکل۔

جناب اسپیکر: صدیقی صاحب آپ اور ایک اپوزیشن سے دوست اٹھائے گیٹ پر کوئی جلوس مظاہرہ کر رہے ہیں مولوی فیض اللہ صاحب کو بھی ساتھ لے جائیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: نہیں سردار صاحب آپ تشریف رکھیں مہربانی ہوگی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جیسے آپ کی مرضی جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: سردار صاحب بہت مہربانی اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محمد اعظم داوی (جوائنٹ سیکرٹری لیجسلیشن): مولانا فیض محمد وزیر محنت و افرادی قوت مولانا عبدالواسع سینئر وزیر اور جناب عبدالرحیم زیارتوال نجی مصروفیات کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ ان تمام رخصتوں کو منظور کیا جائے؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

جناب شاہ زمان رند صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 10 پیش کریں رند صاحب تین سال سے یہی کر رہا ہے جب بھی اس کی کوئی تحریک یا سوال وغیرہ ہوتا ہے تو وہ اجلاس میں غیر حاضر رہتا ہے اگر آئے بھی تو دیر سے آتا ہے۔ محرک موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک التواء نمبر 10 غیر مؤثر ہوگئی۔

محترمہ آمنہ خانم: جناب اسپیکر! یہ جو تحریک التواء ہے جو کہ شاہ زمان رند صاحب کی طرف سے ہے یہ بڑی اہمیت کی عامل ہے اور اس وقت اس کی ضرورت بھی ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو کسی اور ممبر پیش کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں جب وہ خود نہیں ہے۔ تحریک التواء نمبر 11 بھی جناب شاہ زمان رند کی ہے وہ خود موجود نہیں ہے لہٰذا تحریک التواء نمبر 11 بھی غیر مؤثر ہوگئی۔ اب جناب کچکول علی ایڈووکیٹ، سردار ثناء اللہ زہری اور جناب رحمت علی بلوچ میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التواء نمبر 13 پیش کریں۔

رحمت علی بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر ہم اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔تحریک یہ ہے کہ وزیر اعظم نے اپنے حالیہ دورہ بلوچستان پر ہر ایک ضلع ناظم کے لئے دس کروڑ روپے کا چیک دستی دیکر صوبائی خودمختاری اور مالیاتی قواعد وضوابط کے زیرین اصولوں کی دھجیاں اڑا دی ہیں ۔ بلکہ ناظمین کو مستثنیٰ قرار دینے سے کرپشن بدعنوانی اور اقرباء پروری سمیت رشوت جیسے ناسور کا دروازہ کھول دیتے ہیں اسمبلی اور کابینہ کو اسطرح نظر انداز کرنے جوکہ پارلیمانی اور جمہوری نظام میں کسی بھی طرح ممکن نہیں ۔ نیز وزیر اعظم کے اس غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ صوبوں کی رہی سہی خودمختاری کو بھی ختم کر دیا جائے۔ تمام امور وفاقی حکومت اپنی مرکزیت گیری کے تحت چلانا چاہتی ہے۔ جس سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ کہ وفاقی حکومت کو صوبائی حکومت پر اعتماد بھی نہیں ہے ۔ وگرنہ وہ یہ غیر آئینی اور غیر قانونی اقدام ہرگز نہیں اٹھاتی ۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی معطل کر کے اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ تحریک التواء نمبر 13 پیش ہوئی۔جی سردار صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! point of order تحریک التواء نمبر 17 میری ہے ہم اس کو پیش کریں گے اس کے بعد قرارداد کی شکل میں ایوان سے پاس کرائیں۔

جناب اسپیکر: جی پیش کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: مشترکہ تحریک التواء نمبر 17 ہم اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہیں۔تحریک یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے صوبے کی پی ایس ڈی پی یکطرفہ طور پر حکومت کے بااثر افراد چند ایک اضلاع میں استعمال کر رہے تھے لیکن پی ایس ڈی پی غیر مساویانہ تقسیم کار کا تدارک نہ ہونے کی وجہ اس مرتبہ وزیر اعظم نے صوبائی کابینہ کو بائی پاس کرتے ہوئے صوبے کے ناظمین کو ڈائریکٹ چیک فراہم کئے اور اسطرح وزیر اعظم کے اس اقدام سے صوبائی خودمختاری کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں ۔اور خود صوبائی حکومت پر عدم اعتماد کر دیا گیا ہے۔ جبکہ صوبائی حکومت ، حکومتی معاملات چلانے کے لئے سود پر پیسے لے رہی ہے اور مالی سال 2005-06 کی ترقیاتی نیو اسکیمات کو اب تک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں کیا گیا ہے۔

صوبائی حکومت کے چند وزراء اور خود وزیر اعلیٰ کے اس غیر مساویانہ اقدام سے صوبے کے دیگر اضلاع اور ان کے نمائندوں کے ترقیاتی کام نہ ہونے کی وجہ سے ترقیاتی کاموں سے یکسر محروم ہو گئے ہیں۔ اس طرح پچھلی پی ایس ڈی پی اور اب حالیہ وزیر اعظم کے اقدام سے بھی صوبے کے دیگر تمام اضلاع اور ایم اپی ایز کے حلقے شدید متاثر ہوتے ہیں۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تحریک التواء نمبر 17 پیش ہوئی یہ تحریک التواء نمبر 13 میں ضم کی جاتی ہے۔ جی اسکی admissibility پر مختصر بات کریں۔

<u>رحمت علی بلوچ:</u> اسطرح ہے کہ صوبائی کابینہ میں ہمارے آنرایبل منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں ویسے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس بات کو اٹھاتے کہ اگر اسطرح صوبے کے اختیارات کو directly آپ ضلعوں تک لے جائیں تو میرے خیال میں صوبے کے پاس پہلے بھی اختیارات نہیں تھے۔ ہم لوگ صوبائی خودمختاری کی بات کر رہے تھے ابھی اسطرح ظاہر ہوتا ہے کہ صوبائی حکومت پر وفاقی حکومت نے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے تو لہٰذا میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ حالیہ جو پیسوں کی بندر بانٹ جس انداز سے کی گئی تھی اس میں بڑا شور مچایا تھا کہ ترقیاتی پیکج کا اعلان کیا گیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بلوچستان کی ڈویلپمنٹ سے یہاں عمر ایوب کی سربراہی میں جو وفاقی حکومت سے کمیشن آیا تھا اس نے ساڑھے سات ارب روپے کاٹ کر لے گئے لیکن بدلے میں کیا دیا اور دو ارب کا شوشہ کر کے کہ بلوچستان کو ترقیاتی پیکج دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایک اہم نوعیت کا حامل مسئلہ ہے میں ٹریژری بینچز سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کو پاس کر کے اس پر باقاعدہ بحث کی جائے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جی سردار صاحب آپ اس پر کچھ مختصر کہیں گے؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کہ تحریک التواء نمبر 17 پر جناب نے مجھے کچھ بولنے کا موقع بخشا جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر:</u> یہ بحث نہیں آپ صرف اسکی admissibility پر بات کریں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> admissibility بحث کا حصہ ہوتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ

آپ کے سامنے کورم پورا نہ ہونے کے نتیجے میں پی ایس ڈی پی کو پاس کیا گیا ہے۔اور غیر قانونی پی ایس ڈی پی ہمارے صوبے میں چل رہی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ نے کہا کہ کورم پورا نہیں تھا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جب آپ پی ایس ڈی پی پاس کررہے تھے تو اس وقت کورم پورا نہیں تھا۔ میں آیا میں نے نشاندہی کی کہ جناب اسپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ ذمہ دار فلور پر بات کررہے ہیں آپ سنیں۔سردار صاحب دیکھو آپ کو پتہ ہے کہ اگر آپ اس فورم پر صحیح بات نہیں کریں گے تو آپ کی نشست ختم ہوسکتی ہے۔سردار صاحب بات سنیں میں آپ کو بتارہا ہوں کہ اس فورم پر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ کورم پورا نہیں تھا اور ہم نے پی ایس ڈی پی پاس کرائی۔آپ اسکی admissibility پر بات کریں۔جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: ہمارے ساتھ کچھ ایسے یہاں فلور پر وزیر اعلیٰ جو کچھ کہتے ہیں آپ اسکی سب باتوں کو سچ کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں یہاں فلور پر منسٹر خزانہ جو کچھ کہتے ہیں مولانا واسع جو کچھ کہتے ہیں آپ اسکی سب باتیں A to Z سچائی کے کھاتے میں اور ہماری سچائی کی باتیں آپ غلط کھاتے میں جناب اسپیکر صاحب آپ کسٹوڈین ہیں آپ نے انصاف سے کام لینا ہے۔ بات یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! کہ پی ایس ڈی پی تین ممبروں پر مشتمل ہے مولانا واسع صاحب محترم مولانا احسان شاہ صاحب اور مولانا جام صاحب یہ تین ملاؤں پر ہماری پی ایس ڈی پی محیط ہے۔ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: جی۔

مولانا نادر محمد (وزیر حج واوقاف): احسان شاہ صاحب کو مولانا کہنا وزیر اعلیٰ کو مولانا کہنا یہ علماء کی توہین ہے اس لئے ان الفاظ کو آپ کارروائی سے حذف کریں۔

جناب اسپیکر: رحمت علی صاحب تشریف رکھیں۔جی مولانا صاحب تشریف رکھیں جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): کیونکہ ایک سید ہیں اور ایک جام صاحب ہیں وہ مولانا اللہ انکو کرے ویسے ابھی نہیں ہوسکتے ہیں تو یہ الفاظ ذرا ہٹا دیجیئے۔

جناب اس کا نام مولانا سردار محمد اعظم موسیٰ خیل رکھ دیتے۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): اسپیکر صاحب! مولانا صاحب کا نام میں آپ کو عرض کر دیتا ہوں آپ بھی مولانا صاحب خان بھی مولانا صاحب ہیں زیارتوال بھی مولانا صاحب ہیں سب مولانا ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! وہ قاضی بھی بن سکتے ہیں مولانا بھی بن سکتے ہیں کیونکہ انکے پاس مولانا کی ڈگری ہے اس میں آپ کیا کہیں گے؟

جناب اسپیکر: جی حافظ احمد اللہ صاحب!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! مولانا کی بات ہو رہی ہے میرے خیال میں مذاق ہو رہا ہے جو ایجنڈا ہے اس پر بات کریں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں حافظ حمد اللہ یہ آپ بات سمجھے نہیں۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! ہم اتنا سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری مذمت ہو رہی ہے ہماری صفت ہو رہی ہے کیا ہو رہا ہے؟

جناب اسپیکر: جی سردار صاحب!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! ہمارے وزیر اعظم نے چیک ناظموں کی جیبوں میں ڈالا ہے اس سے ہماری صوبائی خود مختیاری متاثر ہوئی ہے اس کے خلاف ہم اسمبلی فورم پر بھی اور اسمبلی سے باہر بھی یہ کوشش کرینگے۔ یہ چیک جو ناظموں کو دیئے گئے ہیں یہ لوگ سیاست کو پرچیز کریں گے جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے ہماری گزارش یہ ہے کہ ہماری تحریک التواء کو قرارداد کی شکل میں منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: بحث کے لئے منظور کی جائے قرارداد کے لئے؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: بحث ہو کہ پھر قرارداد کی شکل میں منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): میں خود وہاں پر بیٹھا ہوا تھا وزیر اعظم صاحب نے ایک ضلعی چیئرمین کو چیک نہیں دیئے ہیں میں اس چیز کا گواہ ہوں اور وہ چیک ڈی سی اوز کے

نام پر ہے آپ کی یہاں کی گورنمنٹ کے نام پر ہے اور سارے جو چیک تھے۔ وہ وزیر اعظم صاحب نے جام صاحب کے ہاتھ میں دے دیئے۔ کہ جی آپ اپنے ناظمین کو دیں تو یہ اس میں نہ صوبائی خودمختاری کی بات ہے فیڈرل گورنمنٹ اگر دے رہی ہے۔ پہلے سے ضلع ناظمین چیخ کر رہے تھے کہ جی ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں عملی کام کرنے کے لئے یہ فیڈرل گورنمنٹ ان کی مدد کر رہی ہے۔ تو اس میں آپ کی صوبائی خومختاری کہاں سے آ گئی۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! ہمارے سینئر منسٹر اور احسان شاہ صاحب اپنی پی ایس ڈی پی کے لئے دس مرتبہ گئے ہیں ان کو ایک ارب روپے نہیں ملا یہاں تو دو ارب ساٹھ کروڑ روپے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر یہ کرتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ جو گرانٹ ہمیں دیتی ہے اگر۔ دو ممبران ایک ساتھ بول رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ نے اپنی بات کی میرے خیال میں آپ دونوں نے بات پوری کی جمالی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ مجید خان آپ نے تشریف رکھیں شاہ زمان صاحب یہ بحث کے لئے منظور نہیں ہوا ہے میرے خیال میں۔ رحمت صاحب آپ تشریف رکھیں رحمت صاحب آیا یہ تحریک بحث کے لئے منظور کی جائے جو اراکین اس کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ آپ گن لیں۔ تحریک کو قاعدہ نمبر 75(2) کے تحت اکثریت حاصل نہیں ہوئی لہٰذا تحریک نامنظور کی جاتی ہے آپ تشریف رکھیں۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! یہ جو ہماری پچھلے سال کی جو پی ایس ڈی پی تھی اس کے لئے مطلب 6 ارب روپے کی آپ نے اسکیمیں کاٹی گئی تھیں پوری پی ایس ڈی پی جون آنے والا ہے آپ نے پی ایس ڈی پی کو ہاتھ نہیں لگایا ہے فیڈرل گورنمنٹ ہماری پی ایس ڈی پی کو نہیں دیکھ رہی ہے جو ہماری اسمبلی نے پاس کی تھی یہ ہمارا subject ہے۔

جناب اسپیکر: ok جی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): سٹی کے بارے میں جلوس ہے یہ دو ممبر کو اجازت دیں ہم ان سے بات کریں۔

جناب اسپیکر: زمینداروں کا جلوس ہے۔ جمالی صاحب آپ اور نواب رئیسانی صاحب یہ زمینداروں کا

جلوس ہے اس سے آپ بات کریں۔ وہاں پر ہے تو پھر جمالی صاحب کو یہاں کارروائی چلانی ہے کیونکہ وہ گیلو صاحب اور نواب صاحب آپ لوگ چلے جائیں نواب صاحب یہ ذرا حل کریں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u>: جناب والا! میاں غنڈی کے زمینداروں کا جلوس ہے کوئی یہاں سے دو ممبر جائیں اور ان سے بات کریں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: زمینداروں کا جلوس ہے کوئٹہ پہنچے ہیں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u>: وزیر جی ہاں ان سے بات کریں کوئٹہ پہنچے ہیں تاکہ کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ ہو۔

<u>عبدالمجید خان اچکزئی</u>: گیلو صاحب کہہ رہے ہیں کہ زمینداروں کا جلوس ہے جناب والا! کیسکو والے چار ٹاور کا سامان لے جارہے ہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ نواب صاحب اور گیلو صاحب چلے جائیں اور ان کو کہہ دیں کہ راستہ دے دیں تاکہ چار ٹاور مرمت ہو جائیں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u>: ٹاور کی مرمت تو شروع ہوگئی ہے اس میں وقت لگے گا سامان پہنچ رہا ہے جناب! ہمارے بولان میں چار ٹاور اڑا دیئے گئے تھے۔ اگر رحمٰن جمالی صاحب ہیں اور مجید صاحب ہیں ہم جائیں ان کو سمجھائیں۔ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کام شروع ہو جائیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: ہاں یہ بھی ٹھیک ہے جمالی صاحب اور نواب صاحب جائیں۔ زمینداروں کا جلوس ہے ان لوگوں سے بات کریں کیا وہ وہاں پر ہیں۔ جمالی صاحب نے تو کارروائی چلانی ہے تو اسمبلی سے گیلو صاحب اور نواب صاحب چلے جائیں نواب صاحب یہ ذرا آپ کر دیں۔ نواب صاحب اور گیلو صاحب آپ لوگ جائیں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u>: ٹھیک ہے جناب! ہم چلے جاتے ہیں۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>: جناب والا! میری ایک تحریک ہے اس کے بارے میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: وہ کیا ہے؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل</u>: جناب والا! تحریک التوا ہے نمبر 12۔

جناب اسپیکر: جی یہ پرسوں کے اجلاس میں نمٹائی گئی تھی۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! میری دو تحریک التوا ہے میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی تک تحریک التوا کا وقت ختم نہیں ہوا ہے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کی اجازت دے دیں۔

جناب اسپیکر: اس پر میں نے رولنگ دے دی ہے۔

شاہ زمان رند: ابھی ہمارے ممبران صاحبان ادھر ہیں اور تحریک التوا ختم نہیں ہوئی ہے۔

اگر تحریک التوا ختم ہوتی تو میں اس پر زور نہ دیتا تحریک التوا ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): جناب! میں اس کے متعلق گزارش کر دیتا ہوں اگر اجازت دے دیں تو یہ ہماری ٹریژری بنچ کا مسئلہ ہے اور واقعی پانی کا ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔

شاہ زمان رند: آپ لوگ بھی تو ساتھ دیں۔

جناب اسپیکر: شاہ زمان صاحب آپ کی دو تحریک التوا تھی ایک کی میں آپ کو اجازت دیتا ہوں ایک کو میں ریلکس کرتا ہوں آپ خود پیش کر دیں۔

جناب اسپیکر: تحریک التوا نمبر 10 ہے چلو پیش کرو۔

شاہ زمان رند: میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت درج ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ (مداخلت)

جناب اسپیکر: اس کو ریلکس کیا ہے۔ آپ سنیں شاہ زمان جو میں بات کرنا چاہتا ہوں آپ تھوڑا سا عقل (مداخلت) آپ ڈائریکٹ بات نہ کریں خواہ مخواہ آپ ماحول خراب کرتے ہو۔ دیکھیں رحمت علی صاحب اور اعظم صاحب جتنا ریلکسیشن میں آپ لوگوں کو دے رہا ہوں کبھی ان کو دیا تو آپ کو چاہئے کہ آپ پوائنٹ آؤٹ نہ کریں ورنہ میں ۔۔۔۔۔۔اس نے معذرت کر دی ہے۔ جی۔

شاہ زمان رند: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! تحریک یہ ہے کہ بھاگ تحصیل میں پانی کا گھمبیر مسئلہ ہے شہر میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اپنے گھر بار اور کاروبار چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں در بدر ہو رہے ہیں لیکن باوجود اس کے سرکاری لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی جس کی وجہ سے کچھی پراجیکٹ پر کام بند پڑا ہے نیز کوئٹہ شہر میں پانی کا سخت بحران ہے اور کچھ ٹیوب ویل تو سالوں سال سے بند پڑے ہیں ان

لوگوں کو نہ تو متبادل ذرائع سے اور نہ ہی سرکاری ٹینکروں سے پانی دیا جاتا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوا نمبر 10 پیش ہوئی شاہ زمان رند صاحب مختصر اس کی admissibility پر بات کریں۔

شاہ زمان رند: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! پانی جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے سب سے اہم مسئلہ ہے اور پانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے جناب اسپیکر صاحب! جس چیز کے بغیر زندگی ناممکن ہو تو میں سمجھتا ہوں پھر first priority اسی کو دیا جائے اب اگر جہاں پر پانی نہیں ہوگا اگر آپ جتنی سڑکیں بنائیں گے تو میں نہیں سمجھتا ہوں اس کا فائدہ ہوگا جب لوگوں کو پینے کے لئے پانی نہیں ہوگا تو وہ لوگ وہاں پر رہائش ہی نہیں کرسکیں گے تو ان روڈوں کا اور اس کے کیمونیکیشن کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا جناب! میں یہ مسئلہ بھاگ کا آپ کو بتاؤں گا کہ وہاں پر تو پانی کا بالکل نظام ہی نہیں ہے ایک ہمارا جو کچھی پراجیکٹ ہے اور وہ پانچ چھ سال سے منظور ہوا ہے وہ اب تک اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کچھ اس پر کام ہوا ہے اور پھر اس پر رک گیا ہے اور وہاں یہ عالم ہے کہ جناب اسپیکر صاحب! کہ جب بارشیں ہوتی ہیں تو وہاں بارش کا پانی تالاب کے ذریعے جمع کیا جاتا ہے اور اسی پانی سے جانور اور انسان دونوں پانی پیتے ہیں باجود اس کے اگر بارشیں نہ ہوں تو کوئی اور ذریعہ نہیں رہتا ہے تو جناب! یہ ایک جو پراجیکٹ تھا جو پٹ فیڈ سے نکالا جارہا تھا اس شہر کو اور جہاں جہاں پانی نہیں تھا اس کے لئے پراجیکٹ شروع کیا گیا لیکن کام بند ہے جناب اسپیکر صاحب! پہلے تو اس پر کام کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو کوئٹہ کے پانی کا مسئلہ ہے اسمیں تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے میرے علم میں جو ہے مجھے پتہ ہے دس سے بارہ ٹیوب ویل جو کامیاب ہوئے ہیں اور ان کو گورنمنٹ نے سیل کیا ہوا ہے اور یہاں یہ عالم ہے کہ لوگوں کو پانی نہیں ملتا ہے اور وہاں جو ٹیوب ویل کامیاب ہوئے ہیں اور ان پر پیسہ خرچ کیا گیا ہے ان کو سیل کیا گیا ہے کرنا تو یہ چاہئے تھا کہ جب یہ ٹیوب ویل سے پانی اچھا آرہا ہے وہ کامیاب ہوئے ہیں تو اس سے پائپ لائن لے جاتے جہاں جہاں کوئٹہ میں پانی نہیں تھا ان سے منسلک کیا جاتا تاکہ لوگوں کا پانی کا دیرینہ مسئلہ حل ہوجاتا جناب اسپیکر صاحب! اس کے علاوہ یہاں جو پرائیویٹ پانی بیچنے والے لوگ ہیں وہ دوسو سے لیکر

پانچ سو روپے تک فی ٹینکر بیچ رہے ہیں۔اب جناب والا! ایک غریب آدمی جس کا چولہا جلنے کے لئے خود کی کمائی پچاس روپے ہوتو وہ غریب آدمی دوسو یا پانچ سو روپے سے پانی خریدے یہ ناممکن سی بات ہے جناب! یہ جو ہماری حکومت کے محکمے ہیں جو پانی کے ساتھ منسلک ہیں ان کے ساتھ سرکاری ٹینکر بھی ہے خود کے پاس جو عہدہ رکھتے ہیں جو اثر رسوخ رکھتے ہیں جن کے پاس سرمایہ بھی ہے وہ تو باہر سے پانی نہیں خریدتے ہیں اگر ان کے علاقے میں موجود نہ بھی ہو ان کے لئے تو وہی سرکاری ٹینکر پانی لے آتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے وہ خرید بھی سکتے ہیں لیکن جن کو پانی کی ضرورت ہے جناب اسپیکر! جو غریب ہیں وہ خرید نہیں سکتے ہیں ان کے پاس ٹینکر تو دور کی بات اگر کوئی ٹینکر کوئی آدمی کسی علاقے میں بھجوا بھی دے تو وہ پانی ان کو دینے کی بجائے کہیں اور بیچ کے واپس چلے جاتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس پر ایک بحث کی جائے تمام اسمبلی کے ممبران کی رائے لی جائے اور اسمیں ایک راستہ نکالا جائے جس سے ہمارے عوام کا دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔جی۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے): جناب اسپیکر صاحب! شاہ زمان صاحب جو تحریک التوا نمبر 10 لائے ہیں میں ان کا شکر گزار ہوں انہوں نے کوئٹہ کے پانی کا ذکر کیا ہے ہمارا حلقہ پی بی۔6 آدھا کوئٹہ پر مشتمل ہے سرہ غڑگی، ہنہ اوڑک، سریاب اور خروٹ آباد پر مشتمل ہے وہاں پانی نہیں ہے۔

سلیم احمد کھوسہ: جناب! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ سُنیں کھوسہ صاحب۔کورم تو پُورا ہے۔اگر آپ سب لوگ چلے جائیں پھر یقیناً کورم پُورا نہیں ہوگا۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر پی ڈی اے): سردار اعظم صاحب جان کر بھی گیا ہے۔آپ بیٹھ جائیں کورم پُورا ہے۔

جناب اسپیکر: تو اِس پر ہم رائے شماری تو کر لیں۔جی؟ بَس support ہے تو آپ اُن کو ووٹ دے دیں۔آیا یہ تحریک بحث کیلئے منظور کی جائے؟ جوارا کین۔۔۔۔۔

رحمت علی بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: اُس دن جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب chair کر رہے تھے تو پانی کے مسئلے پر اُس نے با قاعدہ رولنگ دی منسٹر پی ایچ ای کو کہ ایک دن آپ رکھیں سارے ممبر حضرات بیٹھیں گے وہاں پر جتنے مسئلے مسائل ہیں اُن پر بحث ہوجائیگی۔ اِس کو آپ اُنہی میں شمار کریں۔

جی۔ جو تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اُٹھائیں۔ تحریک کو قاعدہ نمبر (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین کی حمایت حاصل ہوئی۔ چونکہ مورخہ 7/اپریل 2006 کے اجلاس میں ایک اور تحریک التواء پر عام بحث ہونی ہے لہٰذا میں قاعدہ 226 کے تحت اِس تحریک التواء پر بحث قاعدہ نمبر (2) 75 کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے اس تحریک کو مورخہ 10/اپریل 2006 کے اجلاس میں دو گھنٹے بحث کیلئے منظور کرتا ہوں۔ مولانا عبدالرحیم بازئی صاحب اپنی قرارداد نمبر 39 پیش کریں۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پاکستان ایئر فورس کی جانب سے تین صدیوں سے قبیلہ بازئی کی جدامجد کی ملکیت اراضیات واقع علاقہ اغبر گ تحصیل وضلع کوئٹہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اسی طرح سرہ غوڑگئی، چشمہ اچوزئی، ہنہ اوڑک، مشرقی اور مغربی بائی پاس کی زمینوں پر فوج نہ صرف قبضہ کرنے کی کوشش میں مصروف عمل ہے بلکہ اس سلسلے میں بلا جواز بغیر کسی نوٹس کے ان اراضیات کے مالک زمینداروں کو گرفتار بھی کیا جارہا ہے۔ جس سے یہاں کے عوام بالخصوص قبیلہ بازئی کو ناقابل تلافی نقصانات کے علاوہ ذہنی کرب اور تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ لہٰذا ایئر فورس اور فوجی انتظامیہ کو اس قسم کی قبضہ گری کا غیر قانونی، غیر اخلاقی اور منافی اسلام سے فوری طور پر روکا جائے۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے): جناب اسپیکر صاحب! ہماری یہ جو قرارداد ہے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہ تقریباً سارے بلوچستان کے ساتھ اسکا تعلق ہے۔ قلات، خضدار، خاران، پنجگور، تربت، نوشکی، سبی، لورالائی، پشین، موسیٰ خیل، قلعہ سیف اللہ، قلعہ عبداللہ اور کوئٹہ اِن تمام ڈسٹرکٹوں سے تعلق ہے اور یہ تمام بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ آج نہ وزیر اعلیٰ ہیں نہ مولانا عبدالواسع صاحب ہیں نہ ہمارے اپوزیشن لیڈر جناب کچکول صاحب ہیں نہ عبدالرحیم زیارتوال صاحب ہیں لہٰذا میں دوسرے اجلاس کیلئے اِس کو مؤخر کر دینا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 39 آئندہ اجلاس کیلئے مؤخر کی جاتی ہے۔ میر اصغر علی رند، سید شیر جان بلوچ، کچکول علی ایڈووکیٹ، سردار ثناء اللہ زہری، نواب محمد اسلم رئیسانی، عبدالرحیم زیارتوال، رحمت علی بلوچ اور محمد اکبر مینگل۔ ان صاحبان میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 43 پیش کریں۔

سید شیر جان بلوچ: ہر گاہ کہ عرصہ سے ملکی اور بین الاقوامی ٹرالر صوبہ کے سمندری حدود میں داخل ہو کر صوبہ کے قیمتی سمندری حیاتیات کی انتہائی بے دردی سے استحصال کر رہے ہیں جو صوبہ کے مقامی ماہی گیروں کی معاشی قتل کے مترادف ہے۔ لہٰذا یہ صوبائی حکومت اس ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبہ کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے پیش نظر صوبہ کے سمندری حدود میں غیر مقامی ٹرالروں کے داخلے پر سخت قدغن لگائیں۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 43 پیش ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اُٹھائیں۔ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ مورخہ یکم اپریل 2006 کے اجلاس میں باضابطہ شدہ تحریک التواء نمبر 9 اور 16 پر دو گھنٹے عام بحث۔ جنہوں نے بحث میں حصّہ لینا ہے وہ اپنے نام دے دیں۔ میرے خیال میں آپ لوگوں نے تیاری نہیں کی ہے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! تین پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز نہیں ہیں۔ اِسے کسی اور دن کیلئے رکھ لیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! اِس کو کسی دوسرے دِن کیلئے رکھ لیں مولانا واسع صاحب بھی آئیں گے اور ہمارے پارلیمانی لیڈرز بھی ہوں گے۔ اور دوسری سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہوم منسٹر صاحب نہیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! اِس مسئلے کا ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تعلق ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحمٰن جمالی صاحب ہاؤس کے اندر نہیں ہیں۔ سات تاریخ کو بھی اجلاس ہے اور دس تاریخ کو بھی اِس کو پھر کِس دِن کیلئے رکھ لیں۔ عبدالرحمٰن جمالی صاحب یہ جو آج دو گھنٹے بحث ہونی ہے تحریک التواء نمبر 9 اور 16 پر جو بحث کیلئے منظور ہوئی ہے۔ تو اِس پر ابھی کیا کریں؟

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب! سینئر منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں ہوم منسٹر صاحب بھی نہیں ہیں اپوزیشن لیڈر بھی نہیں ہیں اور تین پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز بھی نہیں ہیں اور اہم مسئلہ ہے پانچ مہینے سے اسمبلی اِسی

مسئلے کے لئے ملتوی ہو رہی تھی۔تو ہم کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسا۔۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: میری بات سُنیں یہ جب اتنا اہم مسئلہ ہے اور چھ مہینے بقول آپ کے کہ اسمبلی اِسی کیلئے رُکی ہوئی تھی تو اِس کیلئے تو پھر آج سب کو آنا چاہیئے تھا۔

عبدالمجید خان اچکزئی: صوبے میں امن وامان کی صورتحال کے بارے میں اسمبلی رُکی ہوئی تھی۔

جناب اسپیکر: یعنی ابھی ہم اُس کے لئے انتظار کریں کہ آپ لوگ کب آؤ گے۔

عبدالمجید خان اچکزئی: جناب اسپیکر! دیکھیں یونیسف کی میٹنگ ہو رہی تھی ہمارے تین ساتھی اُسی میں چلے گئے آپ کو پتہ ہے۔وہ آپ کو بتا کر کے گئے اور باقی بھی نہیں ہیں ٹریژری بینچز کی جانب سے ایک جمالی صاحب ہیں مطلب باقی کوئی نہیں ہے کہ نوٹ کریں ہم کیا کہیں گے کیا نہیں کہیں گے۔کوئی دوسرا دِن رکھ لیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور): آپ کیا چاہتے ہیں کہ اِس کو مؤخر کیا جائے؟ جناب اسپیکر! اگر سب ایوان کے اراکین کی رائے یہ ہے کہ اِسی اجلاس میں کسی اور تاریخ پر رکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جو ارکان اِس تحریک التواء پر بحث کو آج کے علاوہ کسی دوسرے دن کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے ہاتھ اُٹھائیں۔جی۔ہاؤس کی خواہش پر تحریک التواء نمبر 9 اور 16 پر دو گھنٹے عام بحث آج کی بجائے 13/اپریل 2006 کے اجلاس کیلئے مؤخر کرتے ہیں۔اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 7/اپریل 2006 بروز جمعہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 12 بجکر 15 منٹ پر اختتام پزیر ہوا)

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ)

اجلاس منعقدہ 4/اپریل 2006 بمطابق 5 ربیع الاوّل 1427 ہجری بروز منگل۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	۱
۲	رخصت کی درخواستیں۔	۸
۳	مشترکہ تحریک التوا نمبر ۱۳ منجانب رحمت علی بلوچ۔	۹
۴	مشترکہ تحریک التوا نمبر ۱۷ منجانب سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔	۹
۵	تحریک التوا نمبر ۱۰ منجانب شاہ زمان رند۔	۱۵
۶	قرارداد نمبر ۴۳ منجانب سیّد شیر جان بلوچ۔	۱۹